© rasailojaraid.com

وہ جب مجبوراً باہر نکلتی بھی ہے تو شرم وحیا کے مارے نگاہ نیچے رکھتی اور دب دب کر چلتی ہے۔ یہ نہیں کہ مال روڈ، شاہراہوں اور مجالس و محافل کلبوں اور تھیٹروں میں تھرک تھرک کر اور ننگی ہو ہو کر شرافت و اخلاق کی مٹی پلید کر تی رہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے تو ایسے باریک لباس پہننے پر بھی اسے لعنت کا مستحق قرار دیا جس سے نظریں یا دہوں یا جس سے محاسن کی نمائش ہوتی ہو۔ اسکا اسلام اسے گھر کی زینت اولاد کی پرورش کرنیوالی معصوم ماں اور رونقِ خانہ بنانا چاہتا ہے۔ مگر وہ نئی تہذیب کی مصنوعی چمک دمک سے مرعوب ہو کر عظمت و عزت و عصمت وعفت کے پاکیزہ آبگینے توڑ دیتی ہے۔ اور چند روزہ آزادی ومسرت کے نام پر بالآخر غلاظت و تعفن کا ایک چھیچھڑا بن کر رہ جاتی ہے۔ جسکے مسموم اثرات سے موجودہ اور آنیوالی نسلیں برابر متاثر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ محمد علی کلے نے فحاشی اور بے حیائی کے گڑھے یورپ میں بیٹھ کر اپنی مطلقہ کو ہزارہا ڈالر سالانہ اداکرنے کا بارگراں اٹھا کر اپنی بیوی سے چھٹکارا پایا۔ اور بقول ایک معاصر اپنی جسمانی قوت کا جیسا زبردست مظاہرہ اس نے دنیا کے سامنے کیا اور سربلند رہا ویسا ہی زبردست مظاہرہ کردار و اصول کی پختگی کا بھی اس نے کیا —— کاش! تہذیب و فیشن کے دلدادہ روایتی اور موروثی مسلمان اس نومسلم کے کیریکٹر سے اثر لیں اور نمائش حسن و زیبائش پہ مر مٹنے والی عورتیں شرم و آبرو حیا وعفت کے زیور سے آراستہ ہوں ——

اس سال حج کی نئی پالیسی کے تحت اس اہم فریضۂ عبادت پہ جو پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ افسوس کہ ملک کے دیگر سنجیدہ حلقوں کی طرح ہم بھی اس عاجلانہ فیصلہ کو نہیں سراہ سکتے۔ بلاشبہ ملک کا دفاع وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اس کیلئے ہر قسم کے وسائل واسباب کی فراہمی اور غیر ضروری مصارف پر کنٹرول لازمی امر ہے مگر جس قوم کو محض اللہ کی نصرت اور اس کے دین کے نام پر فتحمندی و کامرانی نصیب ہوئی اور گویا جس ملک کا وجود ہی دینی اور روحانی اقدار کا رہین منت ہے اس ملک کے سرفروش باشندوں کے حج جیسے اہم فریضہ میں اتنی حوصلہ شکنی ہرگز قابل تحسین نہیں ہو سکتی۔ اگر حالات کی نزاکت کے باوجود خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر مفید منصوبوں پر کروڑوں روپے صرف کئے جا رہے ہیں۔ لاکھوں روپے کی شراب کی درآمد اور عام خرید و فروخت پر پابندی نہیں لگائی جاتی اشیاء تعیش کی درآمد کو ممنوع نہیں قرار دیا جا رہا تو کیا وجہ ہے کہ سارا نزلہ اسلام کے اہم اور مقدس ستون فریضۂ حج پر گرے اور حج کے کوٹہ کی مقدار پندرہ، بیس ہزار سے دو، اڑھائی ہزار تک گھٹا دی جائے —— جس رب کریم نے ایک کمزور و بیکس قوم کی ۶ ستمبر سے ۲۳ ستمبر تک ہر طرح دستگیری کی۔ وہ یقیناً اپنے غیبی خزانہ سے ہمارے زر مبادلہ اور دفاع کی ضرورتوں کو بھی پورا کر سکتا ہے۔ کیا اس قوم نے پچھلے دنوں گنہگار آنکھوں سے غیبی نصرت کا مشاہدہ نہیں کیا۔ پھر کیوں ہم زیادہ سے زیادہ افراد کو اس رب کریم کے در کی چوکھٹ تک پہنچنے کا موقعہ نہ دیں جو خانہ کعبہ کے پردوں کو تھام کر گڑگڑائیں اور ہماری مزید کامیابی و کامرانی کی دعا مانگیں کہ وہی ہمارا اول و آخر حامی و نگہبان ہے۔ یہیں خدا نے حج کی شکل میں ایک عالمی بین الاقوامی اجتماع میں اپنے موقف کی تبلیغ کا موقعہ دیا ہے کیا ہم اس پالیسی سے اس فرصت غنیمت کو گنوا کر اسلام کی عالمی برادری میں اپنی رسوائی کا سامان تو فراہم نہیں کر رہے ہیں؟ ہماری مخلصانہ گذارش ہے کہ اب جب حالات امن و صلح کا رخ اختیار کر چکے ہیں۔ تو اب بھی وقت ہے کہ اس پالیسی پر نظر ثانی ہو اور اگر کھلی اجازت نہ ہو تو کم از کم [illegible] کوٹہ مزید دینا چاہئے ——

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ——

© rasailojaraid.com